21904-لوگوں کے اموال میں شیطان کی شراکت

سوال

شیطان کی وہ کون سی مشارکت ہے جو اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

.{اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا}.؟

پسندیدہ جواب

شیطان کی اموال میں شراکت :

حسن رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ : معصیت والے کاموں میں مال خرچ کرنا یہ شیطان کی مال میں شراکت بنتی ہے ۔

اورامام مجاھد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ :

یہ وہ مال ہے جوانہوں نے حلال طریقے سے حاصل نہیں کیا ۔

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے :

وہ جن جانوروں کوبحیرہ سائبہ ، وصیلہ اورحام (یہ سب جانور بتوں کے لیے چھوڑے جاتے تھے) بنا کرحرام کرتے تھے ، اورقتادۃ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔ اور ضحاک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ : وہ جانور جنہیں وہ اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور مجاھد رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ : اس سے مراد وہ مال ہے جوشیطان نے انہیں اللہ تعالی کی معصیت میں خرچ کرنے کا حکم دیا تھا ۔

اور عطاء کا کہنا ہے کہ وہ سود ہے ، اور حسن کہتے ہیں کہ وہ غلط اورگندے طریقے سے جمع کرکے حرام جگہ پرخرچ کرنا ہے ، اورقتادہ کا بھی یہی قول ہے ، اور عوفی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ شیطان کی ان کے اموال میں مشارکت یہ ہے کہ جوانہوں نے اپنے جانور بحیرہ سائبہ وغیرہ بنا کر حرام کررکھے تھے ، ضحاک اور قتادہ نے بھی اسی طرح کہا ہے ۔

امام طبری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

ان سب اقوال میں اقرب الی الصواب قول اس کا ہے جو یہ کہے کہ : اس آیت سے مراد ہر وہ مال ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے چاہے وہ حرام میں خرچ کرکے یا حرام طریقے سے کما کر ہو یا جانور غیر اللہ کے لیے ذبح کرے ، یا پھر انہیں بتوں اور غیر اللہ کے لیے چھوڑ دے یا اس کے علاوہ اس مال سے کوئی اور معصیت کرے اور اس کے بارہ میں ہی اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{**اوران کے اموال میں شراکت اختیار کر**}. تو ہر وہ جس مال میں شیطان کی اطاعت اور اللہ تعالی کی معصیت کی جائے تو فاعل نے اس میں ابلیس کو بھی شریک کر لیا ہے ، تو بعض کو بعض سے خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں ۔ انتھی ۔

اور کھانے پینے اور بالاضافہ گھروں میں رہائش جو کہ اموال میں سے ہے میں شیطان کی شراکت اس طرح ہوگی کہ بسم اللہ ترک کردی جائے تو شیطان شریک ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : اگر آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے اور کھانے کھاتے وقت اللہ تعالی کا ذکر (گھر میں داخل ہونے اور کھانے کی دعا پڑھتا ہے) کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تمہارے لیے نہ تو گھر میں رات گزارنے کی جگہ اور نہ ہی رات کا کھانا ہے ، اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے رات گزارنے کے لیے تمہیں جگہ مل گئی اور اگر کھاتے وقت بھی دعا نہیں پڑھتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات گزارنے کی جگہ اور کھانا بھی حاصل کر لیا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2018) ۔

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی بھی کھانے میں حاضر ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی ابتدا کرنے سے پہلے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا کرتے ۔

ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر تھے تو ایک لونڈی آئی گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہو تو وہ سیدھی کھانے میں جا کر ہاتھ ڈالنے لگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ، پھر ایک اعرابی آیا اور گویا کہ اسے بھی دھکیلا جا رہا تھا وہ بھی سیدھا جا کر کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمانے لگے :

بیشک شیطان یہ چاہتا ہے کہ کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تاکہ وہ کھانا اس کے لیے حلال ہو جائے ، وہی شیطان اس لونڈی کو لایا تاکہ اس کی وجہ سے کھانا حلال کر سکے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ، تو اس اعرابی کو لایا تاکہ اس کے ساتھ کھانا حلال کرے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا ، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس (شیطان) کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2017)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

پھر درست اور صحیح جس پر سلف اور خلف میں سے جمہور علماء کرام محدثین ، متکلمین ، فقہاء اور محدثین ہیں کہ یہ حدیث اور اس طرح کی وہ دوسری احادیث جو شیطان کے کھانے کے متعلق ہیں انہیں ظاہر پر محمول کیا جائے گا ۔

اور یہ کہ شیطان حقیقتا کھاتا ہے ، جب کہ عقل انکار نہیں کرتی اور نہ ہی شرع نے اس کا انکار کیا ہے بلکہ شریعت تو اس کا اثبات کرتی ہے ، تو اس کا قبول کرنا اور اعتقاد رکھنا واجب اور ضروری ہوا ۔

واللہ تعالی اعلم ، شرح صحیح مسلم (190/13)۔

واللہ تعالی اعلم .